© rasailojaraid.com

مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جن کی زندگی روحانی قیادت اور سیاسی رہنمائی دونوں کی جامع ہونے کے باعث کمالات نبوی سے قریب تر تعلق کا اتصال رکھتی تھی۔ مولانا رائے پوری کو عشق و شیفتگی کا تعلق تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ اگرچہ مولانا مدنی کے کام کی نوعیت ظاہراً سیاسی کام کی تھی لیکن درحقیقت اسلام میں خود سیاست دین کا اہم اور بعض حیثیات سے بنیادی جزو ہے — اور یہ وہ نکتہ ہے جو ہمارے اچھے اچھے علما کی نظروں سے پہلے بھی اوجھل رہا اور آج بھی اوجھل ہے۔ لیکن اکابر علما و مشائخ کی مقدس زندگیاں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے لے کر مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی تک اسلام کے اس جامع تصورِ حیات کی آئینہ دار رہی ہیں اور ان حضرات کی یہی وہ خصوصیت ہے جو عالمِ اسلام کے علما و مشائخ میں ان کو ممتاز درجہ و مقام دیتی ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالقادر رائے پوری کی حیات میں بھی اس جامعیت کی جھلک نظر آتی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ اسی نقطۂ نظر سے کیا جائے۔

روائع اقبال (عربی)

از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی تقطیع کلاں۔ ضخامت ۱۲۶ صفحات ٹائپ خوشنما اور واضح قیمت دو سو قرش شائع کردہ دار الفکر دمشق

پتہ:۔ مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔

ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کی شاعری درحقیقت آج کل کے انسان جدید کے لئے ایک عالمگیر پیغام فکر و ہدایت ہے جس میں اس کے موجودہ تمدن اور اس کے فلسفہ و افکار کا تجزیہ کر کے بتایا گیا ہے کہ اگرچہ یہ سب چیزیں بظاہر بڑی خوشنما اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا وجود لادینی ہے اس لئے یہ عمارت زیادہ عرصہ تک کھڑی نہیں رہ سکتی۔ ضرورت تھی کہ اس پیغام کا دنیا کی ہر چھوٹی بڑی زبان میں ترجمہ ہوتا اور اس کی تشریح و توضیح میں کتابیں لکھی جاتیں۔ لیکن چونکہ اس پیغام کی اساس اور اصل قرآن مجید ہے جس کے اولین مخاطب عرب تھے اور زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب سے بھی عرب آج قومیت اور وطنیت کے ہمرنگ زمین دام کے صید زبوں بنے ہوئے ہیں اس لئے اقبال کے فکر اور فلسفہ کی اشاعت سب سے زیادہ عربی زبان میں ہونی چاہئے تھی۔ اور یہ اس کا حق بھی تھا۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب میں مولانا نے اقبال کے پیغامی کلام کے خاص خاص اجزا کا عربی میں ترجمہ کیا ہے اور شروع میں شاعر کے حالات و سوانح بھی لکھے ہیں۔ یہ بات بڑی قابلِ تعریف ہے کہ ترجمہ میں اصل کی روانی۔ زور اور فصاحت و بلاغت پائی جاتی ہے اور اس لئے کوئی عربی کا صاحب ذوق اسے پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ امید ہے عرب ممالک میں یہ کتاب خاطر خواہ مقبول ہوگی۔ فجزاہٗ

© rasailojaraid.com